22

انذاری اعلان

(فرمودہ ۲۹ر نومبر ۱۹۱۸ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الحشر کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی:۔
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحشر: ۱۹)

اور فرمایا:۔
کچھ زیادہ عرصہ اس بات کو نہیں گذرا کہ مَیں نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر آپ لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا تھا کہ خُدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ اس کی قہری تلوار چل رہی ہے۔ اس کا عذاب دُنیا پر نازل ہو رہا ہے اور وہ اپنی قہری تجلیات سے ظاہر ہو رہا ہے۔ مَیں نے آپ لوگوں کو نصیحت کی تھی کہ بیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو۔ توبہ کرو۔ عذاب میں گرفتار ہونے سے پیشتر خدا سے صلح کر لو۔ کیونکہ صلح کا وقت وہی ہوتا ہے جب تک کہ انسان آلام میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ اس کے بعد کے ایام نے دُنیا کو اس بات کا یقین دلا دیا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمام کی تمام دُنیا کو ایک حکم سے فنا کر دے۔ خدا کے غضب کی لہر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئی۔ گھروں کے گھر ویران ہو گئے۔ خاندانوں کے خاندان تباہ ہو گئے۔ وہ گھر جن کے بسنے والے اس فکر میں تھے کہ ہماری آئندہ رہائش کو موجودہ مکان کافی نہیں اور جو اس تدبیر میں تھے کہ اپنی بڑھنے والی نسل کے لیے نئے مکان تعمیر کریں۔ ان میں سے بہتوں کے گھروں کو تالے لگ گئے۔ نئے تو کیا بننے تھے پہلے ہی ویران ہو گئے اور کوئی بسنے والا نہیں رہا۔

یہ بات کسی ایک جگہ پر نہیں دو جگہ پر نہیں کیونکہ شاذ و نادر تو ایسے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں بلکہ دُنیا کے ہر ملک ہر شہر اور ہر محلہ میں اس کی نظیریں موجود ہیں۔ پس خدا نے تمہیں دکھا دیا کہ مَیں کیسا قادرِ مطلق خُدا ہوں۔ دُنیا حیران تھی کہ خدا کس طرح مار سکتا ہے۔ خدا نے نمونہ دکھا دیا۔ لوگ کہتے تھے کہ قیامت کیسے برپا ہو سکتی ہے۔ خُدا نے مشاہدہ کرا دیا کہ قیامت اس طرح برپا ہو گی جس طرح اب قیامت کا نمونہ

دکھایا گیا۔

جس طرح اس وقت آپ لوگوں میں کھڑے ہو کر میں نے آپ کو توجہ دلائی تھی کہ ہوشیار ہو جاؤ، کیونکہ عذاب کے دن قریب ہیں اور دُنیا کو عذاب کے بواعث سے آگاہ کرو اسی طرح آج خود ایسے حالات میں سے گذرنے کے بعد کہ جو بعض دفعہ خطرناک صورت اختیار کئے ہوتے تھے، پھر ایک دفعہ اسی طرح جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نذیر عریاں[1] ہوں۔ میں بھی خدا کے حضور میں بری الذمہ ہونے کے لیے نذیر عریان کی حیثیت میں آپ لوگوں کو اس بات کی اطلاع دیتا ہوں کہ خُدا سے صلح کرو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ خشیت اللہ پیدا کرو۔ اپنے دلوں کو صاف کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ دُنیا میں ایک زبردست تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے بندے اسی کے ہو رہیں۔ اور شیطان کی حکومت کو توڑ دیا جائے تاکہ محض خدا کی ہی حکومت ہو اور اسی کی عبادت کی جائے۔

جس طرح بادشاہوں کی مرضی کے خلاف کرنے والے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے کروڑوں کروڑ گنا بڑھ کر خدا کی مشیت اور مرضی کے خلاف کرنے والے مٹائے جاتے ہیں۔ پس تم لوگ کوشش کرو کہ تم اس کی مرضی کے پورا کرنے والے ہو تاکہ تم اور تمہاری نسل کو باقی رکھا جائے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔ میں اپنے نفس کو، اپنے رشتہ داروں کو، اپنے پیاروں کو اور ان کو جو میری بیعت میں شامل ہیں اور انھیں بھی جو تاحال بیعت میں تو شامل نہیں۔ مگر مجھ سے اخلاص رکھتے ہیں۔ اور ان کو جن کے کانوں میں میری یہ بات پہنچے تقریر کے ذریعہ یا تحریر کے ذریعہ کہتا ہوں کہ وہ سب اصلاح کریں۔ خُدا سے صلح کر لیں ورنہ ایسے ایام درپیش ہیں جو نہایت ہی خطرناک ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ قیامت کا نمونہ ہونگے۔ انسانوں کی عقلیں ماری جائیں گی اور وہ پاگل ہو جائیں گے۔ اس وقت انھیں کے لیے رستگاری ہے۔ جن کے لیے فرمایا گیا ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر) پس تقویٰ اختیار کرو اور کل کی فکر کرو۔ توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ کیونکہ خدا گناہوں کے بخشنے والا مہربان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں اور وہ خدا کے حضور میں جُھک جائے۔ تو بھی اسکے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے[2] پس اپنے گناہوں کی معافی کے لیے خدا کے حضور عرض کرو۔ اس کی جناب میں پشیمان ہو اور اس سے معافی چاہو تاکہ تم پر خدا کا فضل ہو۔" (الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

---

[1] بخاری کتاب الرقاق باب الانتھاء عن المعاصی

[2] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الاستغفار والتوبۃ الفصل الثانی